الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں میری علالت اور شام کی طرف سفر کرنے کا ذکر

(فرمودہ 22/اپریل 1955ء بمقام ملیر کراچی)

تشہّد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

''عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ میرا مرض سردی سے زیادہ ہوجاتا ہے۔لیکن میرا تجربہ ہے کہ میرا مرض گرمی سے زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ عموماً صبح کے وقت تو میری طبیعت اچھی رہتی ہے مگر شام کے وقت گرمی کے بڑھ جانے سے خراب ہوجاتی ہے۔ یورپ میں تو سخت سردی پڑتی ہے لیکن یہاں تو اب جلد ہی گرمی شروع ہوجاتی ہے جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔کل شام کو تکلیف اِس قدر بڑھ گئی تھی کہ ہاتھ کی مٹھی تک بند کرنا مشکل ہوگیا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔صبح کے وقت چونکہ کچھ آرام ہوتا ہے اس لیے شیخ عبدالحق صاحب انجینئر کو بلا کر آج میں نے کہا ہے کہ وہ عمارت جو سلسلہ کے لیے بن رہی ہے اُس میں ایک دو کمرے ضرور فوراً بنوادیں تا کہ ہم جب واپس آئیں تو شروع میں کراچی میں کچھ دن ٹھہر سکیں۔ کیونکہ پنجاب میں اِن دنوں میں بھی گرمی ہوتی ہے۔ اگر ہوسکا تو ہم واپسی پر لاہور تک ایک دفعہ ہوائی جہاز سے ہو آئیں گے تا کہ پنجاب کے دوستوں کو جدائی کی زیادہ تکلیف نہ اٹھانا پڑے اور وہ بھی جلد ملاقات کرسکیں۔

آج رات مجھے شدید تکلیف تھی ہاتھ کی مٹھی تک بند نہ ہوتی تھی اور سر بھی خالی خالی محسوس ہوتا تھا۔ جس وقت ذرا آرام آیا تو خواہش ہوئی کہ تذکرہ جو حضرت صاحب کے الہامات کا مجموعہ ہے اُسے پڑھوں۔ میں نے اُسے یونہی کھولا اور کسی خاص اندازے کے بغیر ایک جگہ سے پڑھنا شروع کیا۔ تو میری بیماری اور میرے شام کی طرف سفر کرنے کا بھی اس میں ذکر تھا1۔ اِسی طرح بنی اسرائیل کے آخری زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے فلسطین میں داخل ہونے کا بھی ذکر تھا۔ ان الہامات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہود کا اس علاقہ میں آنا مسلمانوں اور خصوصاً عربوں کے لیے سخت نقصان دِہ ہوگا۔ مگر یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان خطرناک نتائج کو کچھ عرصہ کے لیے ٹلا دے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی فتح اور نصرت آنی شروع ہوگی۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے پاؤں عرب ممالک میں جما دے گا۔

گو وہاں مبشرات کے ساتھ منذرات کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ منذرات کے پہلوؤں کو کم کر دے اور مبشرات کو بڑھا دے تو کوئی تعجب نہیں کہ ہمارا وہاں جانا اسلام، احمدیت اور عربوں کے لیے مفید ہو۔ مگر چونکہ حضرت صاحب کے الہامات میں منذرات کا بھی ذکر ہے اس لیے دوستوں کو دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

ایک وسیع مضمون تھا جو ذہن میں آیا۔ اب وہ سارا یاد نہیں رہا۔ اس کے کچھ حصوں پر پھر غور کیا جا سکتا ہے۔"

(الفضل 27/اپریل 1955ء)

1: تذکرہ صفحہ 564,563 ایڈیشن چہارم